قاری عارف محمود رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت!

مولانا محمد یوسف انور صاحب

20 اپریل کے خطبہ جمعہ کے لئے مرکزی جامع اہلحدیث میں قدم رکھا ہی تھا کہ سیکورٹی گارڈ نے یہ روح فرسا خبر سنائی کہ قاری عارف محمود ابھی ابھی چند منٹ پہلے رحلت کر گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے حزن وملال میں ڈوبی طبیعت کے ساتھ خطبہ دیا اور جب آخر میں قاری صاحب کے انتقال کی خبر سامعین کو سنائی تو مسجد کا پورا ماحول غمناک ہو گیا زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ پے در پے جماعتی صدمات وسانحات کے غم سے ہی نہ سنبھلے تھے کہ ہمارے قاری صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے۔ قاری محمد عارف گذشتہ پچیس برسوں سے بطور مدرس خدمات انجام دے رہے تھے اس طویل مدت میں سینکڑوں طلبہ وطالبات نے ان سے قرآن مجید حفظ وناظرہ کی تعلیمات حاصل کیں بانی مسجد اور تقسیم ملک سے پیشتر سے چلے آنے والے امام مولانا عبدالواحد علیہ رحمہ کی کئی سال قبل وفات کے بعد قاری عارف ہی امامت کے فرائض بھی ادا کر رہے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے سوز وگداز بھری لحن داؤدی عطا فرمائی تھی ان کا اپنا ہی لب ولہجہ تھا جس میں کسی کی نقالی شامل نہ تھی۔ نماز تراویح میں گردونواح اور شہر کے مضافات سے ان کی قرات سے مستفید ہونے کے لئے لوگ کشاں کشاں چلے آتے تھے' اگر کبھی کبھار اذان کہتے تو سننے والے کھڑے رہ جاتے اور ان کی سریلی وخوشگوار آواز کانوں میں رس گھولتی چلی جاتی۔

قاری عارف محمود سانگلہ کے رہائشی تھے انہوں نے گوجرانوالہ جامعہ محمدیہ چوک ...... میں استاذ القراء قاری محمد اسلم سے قرآن عزیز حفظ کیا اور قرات کی تعلیم ماہر قرآن قاری محمد ادریس عاصم لاہور سے حاصل کی۔ پھر میر محمد ضلع قصور میں استاذ رہے جہاں ان کے شاگردان رشید میں سے فضیلت شیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم حفظہ اللہ کے اسماء گرامی خاص طور پر اہم ہیں۔ میر محمد زیادہ عرصہ نہیں رہے بلکہ یہاں سے سیالکوٹ پل ایک کی جامع مسجد اہلحدیث سے ملحق حفظ وقرات کے مدرسہ میں مدرس رہے۔

آج سے قریباً پچیس 35 سال قبل کا ذکر ہے کہ ان سطور کا راقم وہاں کی سالانہ کانفرنس میں

شرکت کے لئے مولانا حافظ محمد اسماعیل اسد رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت پر گیا تو نمازوں اور کانفرنس کے اجلاسوں میں قاری عارف کی قرات سے بہت محظوظ ہوا' ان کی ترنم آواز اور سادہ رہن سہن سے متاثر ہو کر انہیں فیصل آباد آمد پر مجبور کر لیا ادھر مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار میں ایسے منجھے ہوئے اور تجربہ کار قاری کی شدید ضرورت تھی چنانچہ ان کی تقرری ہوئی جو برسوں سے اور عمر کے کافی حصے پر محیط ہے۔اس عرصے میں قاری صاحب علیہ الرحمہ کی خدمات دینیہ قابل ستائش و تحسین ہیں' تدریس و امامت کی خدمات کے علاوہ مسجد میں آنے والے علماء وصلحاء اور ماہ رمضان المبارک میں ملک و بیرون ملک سے آنے والے دینی مدارس کے سفیر حضرات کی میزبانی اور تواضع بڑی خوش دلی سے کرتے' مفلوک الحال اور مساکین کی دلجوئی اور مالی اعانت کے لئے ترغیب دیتے۔

قاری عارف محمود میں بہت سے اوصاف حمیدہ اور اخلاقی اقدار و دینی روایات تھیں نام و نمود اور شہرت و خودستائی سے دور رہتے ہر ایک سے نہایت خوش خلقی اور ادب واحترام سے پیش آتے' شہر کے وسطی اور کاروباری مرکز میں واقع مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں نماز پنجگانہ اور خطبہ جمعہ میں ہزار ہا نمازیوں کا آنا جانا تھا جنہیں کبھی بھی قاری صاحب سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔نہ ہی کسی کی دل آزاری و دل شکنی دیکھی گئی۔وہ اگرچہ سالہا سال سے بلڈ پریشر اور شوگر جیسے امراض میں مبتلا تھے لیکن اس کے باوجود معمولات میں تعطل بساط کی حد تک پیدا نہ ہونے دیتے بہر حال اللہ تعالیٰ کے ہاں جو وقت معین تھا وہ آن پہنچا اور وہ آخرت کے راہی بن گئے اسی روز سعید جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد بڑے قبرستان میں ان کی نماز جنازہ محترم مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے پڑھائی جس میں شہر بھر سے علماء وطلبہ اور مدارس دینیہ کے اساتذہ و تاجر حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی تاہم جمعہ کی چھٹی کے باعث جو احباب شریک نہ ہو سکے۔انہوں نے اگلے روز عصر کی نماز کے بعد فضیلت الشیخ مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ کی اقتدا میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔مرحوم کے دوست واحباب کی اطلاع کے لئے اور ان کے بیشمار شاگردوں اور عقیدتمندوں کے علم میں لانے کے لئے راقم نے یہ سطور رقم کر دی ہیں تا کہ انہیں جاننے والے اور قارئین کرام اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں' قاری صاحب کے بیٹے انعام الرحمٰن حفظہ اللہ بھی باپ کے طریقے خوش طبع متواضع اور خوش الحان ہیں جنہیں امامت و تدریسی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی مغفرت و بخشش فرمائے' اور ان کے فرزند ارجمند کو ان کا صحیح جانشین بننے کی توفیق بخشے۔